الازہر یونیورسٹی کے شیخ اکبر

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ

دارالعلوم حقانیہ کے دارالحدیث میں منعقدہ ایک رُوح پرور تقریب جس میں جامعہ ازہر قاہرہ کے ریکٹر شیخ محمد فہام، مصر کے سفیر الاستاذ خشبتہ، ادارہ بعوث اسلامیہ کے ڈائریکٹر شیخ عبدالمنعم النمر، صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ مولانا مفتی محمودؒ اور وزیر تعلیم امیر زادہ خان کے علاوہ دارالعلوم حقانیہ کے اکابر اساتذہ، مشائخ اور طلبہ شریک ہوئے۔ (ادارہ)

۵ رجنوری ۱۹۷۳ء کا دن دارالعلوم حقانیہ کے لیے مسرتوں اور خوشیوں کا دن تھا جبکہ دارالعلوم حقانیہ کو عالم اسلام کی مشہور یونیورسٹی جامعہ ازہر قاہرہ کے شیخ اکبر شیخ محمد فحام اور اُن کے رفقاء کو خیر مقدم کہنے کا شرف حاصل ہُوا، ۴ رجنوری کو یہ مُژدہ پہنچا کہ شیخ الازہر کا پروگرام نہایت محدود ہے مگر انہوں نے دارالعلوم حقانیہ کی دعوت قبول کرتے ہوئے نصف دن کے لیے صوبہ سرحد آنے کے لیے وقت نکال لیا ہے، تو دارالعلوم کی فضاؤں میں مسرتوں کی لہر دوڑ گئی۔ شیخ الازہر کے ساتھ ادارہ بعوث و ثقافت اسلامیہ کے ڈائریکٹر شیخ عبدالمنعم النمر، سابق استاذ دارالعلوم دیوبند اور مصر کے قابلِ فخر سفیر کبیر الاستاذ خشبتہ بھی تھے۔ مہمانوں کا جہاز جب علی الصباح ۶ بجکر ۴۰ منٹ پر پشاور پہنچا تو جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما اور وزیر اعلیٰ سرحد مولانا مفتی محمود صاحب، جناب امیر زادہ خان صاحب وزیر تعلیم سرحد اور دیگر افراد ان کے استقبال کے لیے ہوائی اڈہ پر موجود تھے۔ ہوائی اڈہ سے حضرت مفتی صاحب کی راہنمائی میں معزز مہمان سیدھے دارالعلوم حقانیہ روانہ ہوئے اور پونے آٹھ بجے شیخ ازہر موٹروں کے جلوس کے ساتھ دارالعلوم حقانیہ میں داخل ہوئے طلبہ، اساتذہ اور حضرت شیخ الحدیث نے معزز مہمانوں کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا۔ دارالعلوم سے باہر طلبہ نے بابِ ناصر کے نام سے ایک آرائشی دروازہ بنایا تھا، اور طلبہ کے عاش شیخ الازہر۔ عاش جمال عبدالناصر۔ عاش مفتی محمود۔ عاش شیخ الحقانیہ کے فلک شگاف نعروں سے دارالعلوم کے در و دیوار گونج اٹھے۔ معزز مہمان کچھ دیر دفتر اہتمام میں تشریف فرما رہے، یہاں انہوں نے اپنے دستخطوں سے مزین قرآن کریم مطبوعہ حکومتِ مصر کی ایک جلد حضرت مہتمم صاحب مولانا عبدالحقؒ کی خدمت میں پیش فرمائی۔ بعد میں حضرت شیخ الحدیثؒ کی طرف سے دارالحدیث میں ضیافت کی تقریب ہوئی جس میں دارالعلوم کے تمام اساتذہ اور بعض اراکین نے بھی مہمانوں کے ساتھ شرکت کی۔ اس کے بعد شیخ الازہر نے دارالعلوم کا تفصیلی معائنہ کیا، اسباق کے اوقات شروع تھے، شیخ بعض درسگاہوں میں گئے جہاں اُس وقت بیضاوی شریف، مختصر المعانی، ہدایۃ النحو اور مطول کے اسباق ہو رہے تھے۔ آپ نے مقروءہ کتابوں، ان کے مصنفین اور زیر بحث موضوع کے بارہ میں دلچسپی کا اظہار کیا اور یہاں دارالعلوم حقانیہ کے طریقۂ درس، نشست اور طلبہ و اساتذہ کی صورتوں سے اور دینی تصلب سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ معائنہ کے دوران آپ جب دارالعلوم سے ملحق شعبۂ اطفال مدرسہ تعلیم القرآن مڈل سکول میں گئے تو بچوں نے خوشی میں ہوائی فائرنگ کی اور معزز مہمانوں کو پھولوں کے گلدستے پیش کیے، مخصوص سلامی دی اور نہایت نظم و ضبط سے شیخ کا خیر مقدم کیا، یہاں طلبہ نے تجوید و قرأت کا مظاہرہ کیا جس پر شیخ نے دلی دعاؤں کا اظہار کیا۔

> الازہر یونیورسٹی کے ریکٹر دارالعلوم حقانیہ میں یہاں کے طریقۂ درس، نشست و برخاست اور طلبہ و اساتذہ کی صورتوں اور دینی تصلب سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے

اس کے بعد دارالحدیث ہال میں مہمانوں کے اکرام میں استقبالیہ جلسہ منعقد ہُوا، نہ صرف ہال طلبہ سے کھچا کھچ بھرا ہُوا تھا بلکہ نصف سے زیادہ سامعین نے باہر کھڑے ہو کر لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ کارروائی سنی۔ تلاوتِ کلام پاک نہایت مؤثر انداز میں مولوی فضل الرحمٰن صاحب متعلم دارالعلوم حقانیہ نے کی، اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ نے دارالعلوم حقانیہ کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا جسے مولانا سمیع الحق صاحب ایڈیٹر الحق نے پڑھ کر سُنایا۔ سپاسنامہ میں جامع ازہر کی علمی خدمات، مصر اور حکومتِ مصر کی سیاسی اہمیت اور دارالعلوم حقانیہ کے ساتھ جامع ازہر کے علمی اور ثقافتی روابط کے قیام و ترقی اور عالم عرب کے ساتھ اسلامی بنیادوں پر رشتوں کی مزید استواری وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی تھی۔

اور ایسی شدید سردی اور مصروفیت کے باوجود دارالعلوم تشریف لانے پر مہمانوں کا شکریہ ادا کیا گیا، بالخصوص جامع ازہر کا دارالعلوم حقانیہ کی سند کو بی اے کے مماثل قرار دینے پر شیخ الازہر کا شکریہ بھی ادا کیا گیا۔

سپاسنامہ کے بعد فقیہ اسلام مولانا مفتی محمودؒ نے علماء ہند اور جمعیۃ علماء اسلام کی دینی اور سیاسی تاریخ پر فی البدیہہ ایک نہایت اچھی تُلی تقریر فرمائی۔ آپ نے نہ صرف دینی مدارس کے پس منظر اور جنگ آزادی میں علماءؒ کی قربانیوں پر روشنی ڈالی بلکہ عربی کی اہمیت کے ساتھ عالم اسلام اور عربوں کے درمیان دینی اور اسلامی روابط کی ضرورت اور باہمی اتحاد کی ضرورت کو نہایت حکیمانہ انداز میں پیش کیا۔ نیز پاکستان میں علماء کے دستوری مساعی اور مجوزہ دستور کی اسلامی دفعات کا بھی جامع انداز میں ذکر کیا۔

شیخ الازہر نے آخر میں مختصر وقت میں اپنی تقریر میں تجوید وقراءت، عالم اسلام اور پاکستان کے لیے عربی بحیثیت زبان کی ضرورت پر روشنی ڈالی، اس خطہ کی دینی وعلمی حیثیت پر بڑی مسرتوں کا اظہار کیا اور دارالعلوم کے ساتھ علمی اور ثقافتی جدید کتابوں وغیرہ کی شکل میں امداد کے لیے بھی وعدہ فرمایا۔

جامعہ ازہر (مصر) نے دارالعلوم حقانیہ کی سند کو بی اے کے مماثل قرار دیا ہے

شیخ الازہر نے اپنی تقریر میں کہا مجھے اس امر پر آج بے حد مسرت ہو رہی ہے کہ میں نے مرکزِ علم دارالعلوم حقانیہ کے مختلف شعبہ جات کی زیارت کر رہا ہوں، میں نے یہاں لغتِ عربیہ کے ساتھ اعتناء کا زبردست اہتمام دیکھا بالخصوص لغتِ عربیہ قدیمہ کے ساتھ اشتغال اور ایسی کتب کی تدریس جو ڈھائی تین سو سال قبل لکھی گئیں تاہم جدید عربی کے ساتھ شغف ضروری ہے۔ میری کوشش ہوگی کہ میں جامعہ ازہر سے جدید آسان عربی کتب بھی بھیج سکوں۔ لغتِ عربی اس وقت اہم ترین اور ہمارے نزدیک اس کی تعلیم اور اس کا سیکھنا بہت ضروری ہے۔ سارے مسلمان ایک ہی زبان بولنے اور سیکھنے پر متحد ہو سکتے ہیں اور وہ لغتِ عربیہ ہی ہو سکتی ہے۔ مجھے اس پر بھی بیحد مسرت ہوئی ہے کہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب لغتِ عربی کو سرکاری زبان قرار دینے میں اپنی مساعی کر رہے ہیں۔ میری دلی تمنا اور دعا ہے کہ باری تعالےٰ نہیں کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔

بہرحال میں اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے اس مرکزِ علم اور آپ حضرات کی زیارت وملاقات اور استفادہ کا موقع بخشا۔

آخر میں حضرت شیخ الحدیثؒ نے شیخ الازہر کو ایک ترکستانی چوغہ پہنایا اور اسی گرم جوشی کے ساتھ دارالعلوم نے ان معزز مہمانوں کو رخصت کیا۔

بقیہ صفحہ نمبر ۷ سے

ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری

کے فضلاء بلکہ درس نظامی کے ہر فارغ التحصیل عالم کی علمی عظمت واہلیت کا اونچی سطح پر ایک اعتراف تھا۔ اس سلسلہ میں ۲/ نومبر کو دارالحدیث میں طلباء واساتذہ دارالعلوم حقانیہ کا ایک اجلاس ہوا جس میں ایک طرف حضرت شیخ الحدیثؒ کو مبارکباد دی گئی۔ اور دوسری طرف ایک قرارداد کی شکل میں پشاور یونیورسٹی کے ارباب بست وکشاد، وائس چانسلر اور سنڈیکیٹ کے تمام ممبران کو علوم دینیہ کی اس قدر شناسی پر زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا اور اسے دارالعلوم حقانیہ اور پشاور یونیورسٹی کے باہمی علمی روابط کے استحکام کا ذریعہ دیا گیا۔ اس موقعہ پر مولانا سمیع الحق صاحب۔ مولانا عبدالحلیم صاحب صدر المدرسین اور مولانا محمد علی صاحب اساتذہ دارالعلوم نے خطاب کیا۔

یونیورسٹی کی جانب سے دی گئی اس اعزازی سرٹیفکیٹ کا اصل متن انگریزی میں ہے جس کا عکس قارئین صفحہ نمبر ۱۱۷ پر ملاحظہ فرمالیں۔

ہر شخص کہ اولیاء را نہ شناخت
دین نعمت خاص بے بہا را نہ شناخت
پس شکر نہ گفت وحب ایشاں نگزید
مے داں بے یقیں کہ اولیاء را نہ شناخت